مولانا ابرار اللہ حقانی

تعارف تبصرہ کتب

نام کتاب: کشکولِ معرفت (مکمل) افادات : حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

نام مؤلف: مولانا عبدالقیوم حقانی ضخامت : ۴۵۷ صفحات

قیمت :180 روپے ناشر: القاسم اکیڈمی، جامعہ ابوہریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

کشکولِ معرفت معروف اسکالر، عظیم داعی، مفسرِ قرآن وشارحِ حدیث حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات کا مجموعہ ہے۔ گیارہ سالہ مکتوبات کے اِس خزینہ کو سال بہ سال پر تقسیم کیا گیا ہے، تاکہ قاری لمحوں کے دامن میں سالوں کی مسافت طے کر سکے۔ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے جیسے وہ لمحہ بہ لمحہ ترقی کی جانب رواں دواں ہے۔ یہ ترقی سالِ اوّل کے مکتوبات سے شروع ہوتی ہے۔ رزمِ حق و باطل کا یہ سفر نسبت اساطین علم وتقویٰ سے اپنی منزل کی جانب بڑھتا ہے۔ نسبت کی مضبوطی کے ساتھ ہی باطل فتنوں کا تعاقب اور ان سے دفاع کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ امامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے دفاع کے لئے دقیع مقدمہ تحریر کرنے کے بعد راستہ متعین ہوگیا تو افراط و تفریط سے بچنے کا سامان اکابر سے نظرِ اصلاح کی صورت میں فراہم کیا گیا ہے۔

سالِ دوم کے مکتوبات سے پہلے شرح صدر اور حفظ العلم کے لئے خصوصی نبوی وظیفہ بتایا گیا ہے، کیونکہ آگے تصوف وسلوک کی مشکل گھاٹیوں کو عبور کرنے کا مسئلہ درپیش تھا۔ یہ مؤلف یعنی مکتوب الیہ مولانا عبدالقیوم حقانی کا کمالِ فن ہے کہ ترتیب میں تربیت کا خاص خیال رکھتے ہوئے آگے بڑھتے جارہے ہیں۔ اس باب کو قاری محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ منازلِ سلوک طے کر رہا ہے جس میں تواضع کی انتہا بھی ہے۔ مقامِ احسان کا منظر بھی اور تصوف وسلوک کا خلاصہ بھی۔ حقانی صاحب حضرت کے مرید ہیں۔ مکاتیب کا یہ مجموعہ غماض ہے کہ مراد بھی ہیں۔ تزکیۂ نفس کے بعد تیسرے سال کے مکتوبات کو ولذکر اللہ اکبر سے شروع کیا گیا ہے۔ اس باب کا خلاصہ اعمال، تعلیم وتعلم وخدمت ہے۔ سالِ چہارم کے مکتوبات میں مردخوش اوقات کی راتوں کو روشن کیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ کسبِ حلال صدقِ مقال، حسنِ اعمال اور خیر المال پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

غرضیکہ کتاب کشکولِ معرفت بھی ہے اور گنجینۂ علوم بھی۔ اس کتاب سے شخصیت کی تعمیر نہایت بہتر انداز میں ہوسکتی ہے۔ کتاب میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ اور دارالعلوم حقانیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کے ساتھ حضرت قاضی صاحبؒ نے جس محبت اور عقیدت کا اظہار کیا ہے وہ بھی ایک تاریخی شہادت اور دستاویز ہے۔